باب 23
پوچم پلی

وانی اور پرساد مختار پور نامی گاؤں میں رہتے ہیں۔ان کا گھر ہمیشہ رنگ برنگے چمکیلے رنگوں والے دھاگوں کے ڈھیروں سے بھرا رہتا تھا۔ان کے ماں باپ اور خاندان میں ہر ایک بنکر ہے۔یہ جو بُنائی کرتے ہیں وہ بہت خوبصورت اور انوکھی ہوتی ہے۔

مختار پور گاؤں آندھرا پردیش کے ضلع پوچم پلی میں واقع ہے۔اس ضلع میں زیادہ تر خاندان بنکروں کے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ جو مخصوص کپڑا وہ بنتے ہیں۔''پوچم پلی'' کہلاتا ہے۔

گاؤں والے اس کام کو کافی عرصہ سے کر رہے ہیں۔وانی اور پرساد کے والدین نے بُنائی اپنے بزرگوں سے سیکھی۔

برائے استاد: بچوں کو اس حقیقت سے واقف کرائیں کہ زیادہ تر روایتی فنون گھر پر ہی سیکھے جاتے ہیں۔ہمارے یہاں پوچم پلی جیسے مختلف دستکاری کے کام ہیں۔اور ابھی روایتی پیشوں جیسے قالین بننا، کھلونے بنانا، عطر بنانا وغیرہ، کے بارے میں بحث کر سکتے ہو۔

© NCERT not to be republished

پوچم پلی ساڑیاں بنانے کا عمل

اب وانی اور پرساد بھی اسکول سے واپس آنے کے بعد اپنے والدین کی مدد کرتے ہیں۔ یہ بنائی بہت محنت کا کام ہے اصلی بُنائی شروع کرنے سے پہلے اور بہت سے مختلف کام کرنا پڑتے ہیں۔

دھاگے سے کپڑے تک

والد پوچم پلی شہر سے دھاگوں کے پوٹلے لاتے ہیں۔ ماں پھر ان دھاگوں کو کھولتے پانی میں ڈالتی ہیں تاکہ تمام گرد اور دھبے دور ہو جائیں پھر سب لوگ دھاگوں کو چمکیلے رنگوں سے رنگنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ یہ دھاگے پھر خشک کیے جاتے ہیں اور ان کے بنڈل بنائے جاتے ہیں۔ ان بنڈلوں کو کرگھے پر لگایا جاتا ہے اور کپڑا بنا جاتا ہے۔ سلک کی ساڑیاں اور سلک کا کپڑا، سلک کے دھاگوں سے بنا جاتا ہے۔ سوتی دھاگہ کا استعمال سوتی ساڑیوں کو بنانے کے لیے اور کپڑے چادریں وغیرہ بننے کے لیے کیا جاتا ہے۔

کرگھے میں بہت ساری سوئیاں ہوتی ہیں۔ سوئیوں کی لمبائی اور تعداد نمونے کے مطابق تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ بنکر خوبصورت پوچم پلی ساڑیاں چمکدار گہرے رنگوں میں بنتے ہیں۔ اپنے روایتی فن کی وجہ سے انھوں نے اپنے علاقہ کو دنیا بھر میں مشہور کر دیا ہے۔

ایک فن خطرے میں

بہت ہی مہارت کی ضرورت ہے ایسی خاص ساڑیاں بننے کے لیے اور اس میں کئی دنوں کی سخت محنت بھی لگتی ہے۔ اتنا سب کچھ کرکے بھی یہ بہت مشکل ہوتا ہے کہ ان ساڑیوں کے عوض اچھی قیمت حاصل ہو سکے۔ روز بروز سلک مہنگی ہوتی جارہی ہے۔ بڑے دکاندار ساڑیوں کے لیے بہت کم قیمت دیتے ہیں حالانکہ وہ خود ان کو بہت زیادہ داموں میں فروخت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سارے بنکر اپنے خاندانی فن کو ترک کرتے جارہے ہیں۔ بہت سے اپنے گاؤں کو چھوڑ کر مزدوری کرنے بڑے شہروں میں جارہے ہیں۔

اس مسئلہ کا حل تلاش کرنا ہوگا ہم بہتر قیمت دلا کر ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ ورنہ یہ قیمتی فن ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

برائے استاد: بہت سارے روایتی پیشوں میں مختلف قسم کے اوزار اور مہارت کا استعمال ہوتا ہے۔ اس بات پر زور دیں کہ سارا خاندان ایک چیز بنانے میں لگا رہتا ہے اور ہر ایک کی الگ الگ ذمہ داری اور فرائض ہیں۔

© NCERT not to be republished

گفتگو کیجیے

وانی اور پرساد نے یہ خوبصورت فن اپنے افرادِ خانہ سے سیکھا تھا. وہ جب بڑے ہو جائیں گے کیا تم سوچتے ہو وہ اپنے بچوں کو اس فن کی باریکیاں سکھائیں گے؟

اپنی کاپی میں لکھو

- کیا تم نے کسی کو کبھی کرگھے کے اوپر کچھ بنتے دیکھا ہے؟ وہ کیا بن رہے تھے؟ اور کہاں؟
- ساڑی کے دھاگے رنگے جاتے ہیں۔ کیا تم اور بھی کسی چیز کے بارے میں علم رکھتے ہو جو رنگی جاتی ہو؟
- اگر تم وانی کے گاؤں میں گھومنے جاؤ تو ایسا لگے گا کہ سارا گاؤں ہی ساڑیاں بن رہا ہے۔ کیا تم کسی کام کے بارے میں جانتے ہو جہاں بہت سارے لوگ مل کر ایک جگہ پر ایک ہی کام کرتے ہوں؟
- کیا وہ کچھ سامان بناتے ہیں؟
- اس سامان کو بنانے کے طریقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرو؟ کیا کیا مختلف اقدام کرتے ہیں؟
- اس سامان کو بنانے میں کیا مرد اور عورتوں کے مختلف کام ہوتے ہیں؟
- کیا بچے بھی اس کام کو کرنے میں ان کے معاون ہوتے ہیں؟

معلوم کرو اور لکھو

- ایک لوہار، بڑھئی اور کمہار سے ان کے کام کی نوعیت کے بارے میں بات کرو۔

- انھوں نے یہ کام کہاں سے کرنا سیکھا؟

© NCERT not to be republished

- انھوں نے اس کام میں مہارت حاصل کرنے کے لئے کیا۔ کیا باتیں سیکھیں؟

- کیا انھوں نے یہ کام اپنے خاندان میں کسی کو کرنا سکھایا ہے؟

مندرجہ ذیل ٹیبل میں مختلف کاموں کی فہرست دی گئی ہے۔ کیا تم ایسے لوگوں کو جانتے ہو جو اس طرح کے کام کرتے ہیں؟ ان کے نام پہلے کالم میں درج کرو۔ دوسرے کالم میں لکھو کہ انھوں نے یہ اپنا کام کسی سے سیکھا؟

کام کی قسم	لوگوں کے نام جو یہ کام کرتے ہیں	یہ کام انھوں نے کہاں سے سیکھا؟
کھانا پکانا	وانی پرساد اور ان کے والدین	اپنے بزرگوں سے
کپڑے بننا		
سائیکل کی مرمت		
ہوائی جہاز اڑانا		
سلائی اور کڑھائی		
گانا		
جوتے بنانا		
پتنگ اڑانا		
کاشتکاری		
بال کاٹنا		

برائے استاد: پوچم پلی کی ہی طرح ہندوستان میں خاص چیزیں بنانے کے لیے بہت سے مقامات مشہور ہیں۔ یہ چیزیں مشہور ہوگئی ہیں اس جگہ کے نام سے جہاں وہ تیار کی جاتی ہیں۔ جیسے کلّو کی شالیں، مدھوبنی کی تصویریں، آسام کی سلک، کشمیری کشیدہ کاری وغیرہ کیا آپ اور مثالوں کے بارے میں جانتے ہیں؟ کلاس میں اس کے بارے میں بات چیت کریں۔

© NCERT not to be republished